حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی

تحریر:

سید مہدی شجاعی

ترجمہ:

سید نیاز علی رضوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مشخصات

کتاب کا نام : حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی

تحریر : سید مہدی شجاعی

ترجمہ : سید نیاز علی رضوی

نظر ثانی : سید حسین اختر رضوی

آرٹ : گروہ آرٹ

کمپوزنگ : الغدیر فاؤنڈیشن ہندوستان

ناشر : ادارہ تحریک ترجمہ

تعداد : ایک ہزار

تاریخ اشاعت :

شابک :

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

خیابان سمیہ بین شہید مفتح و شہید موسوی پلاک173

تہران، ایران فون ۸۸۸۳۱۴۱۰

www.trans-move.com

حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی

لوگوں نے بھلادیا تھا کہ کس نے انھیں پیدا کیا ہے، کون ان کو روزی دیتا ہے کس کے ہاتھ ان کی زندگی اور موت ہے، انہوں نے خدا کو فراموش کردیا تھا، وہ خود اپنے ہاتھوں سے بت بناتے اور خدا کے بجائے ان کی پرستش کرتے تھے۔

خداوند عالم نے ان کی ہدایت کے لئے ایک پیغمبر بھیجا جن کا نام نوح تھا۔

حضرت نوح علیہ السلام نے لوگوں کو خدا کی عبادت کرنے کی دعوت دی، انھوں نے لوگوں کو سمجھایا کہ یہ بت تمھارے کسی کام نہیں آسکتے، خدا کے بجائے بتوں کی پرستش کرنا نادانی ہے۔

اس طرح بہت سال گذر گئے لیکن بہت ہی کم لوگوں نے حضرت نوح علیہ السلام کی باتوں پر یقین کیا اور خدائے بزرگ پر ایمان لائے۔

ص۵

حضرت نوح علیہ السلام بڑے صبر و ضبط کے ساتھ لوگوں کے پاس جاتے اور انھیں ایک خدا کی عبادت کرنے کی دعوت دیتے، لیکن وہ سب خدا کے پیغمبر کا مذاق اڑاتے اور ان کو تکلیفیں پہنچاتے تھے۔

ص٦

حضرت نوح علیہ السلام ہمت نہیں ہارتے تھے البتہ انھیں اس بات کا بہت رنج ہوتا تھا کہ لوگ حقیقت کو نہیں سمجھ رہے ہیں۔

ایک دن خدا کی جانب سے اُن پر وحی آئی:

''جو لوگ اب تک آپ پر ایمان لاچکے ہیں ان کے علاوہ اب اور کوئی ایمان نہیں لائے گا، آپ بے دین لوگوں کی باتوں سے رنجیدہ نہ ہوں''۔

حضرت نوح علیہ السلام نے کہا:

''لیکن یہ تیرے نیک بندوں کو بھی گمراہ کردینگے''۔

خدا نے فرمایا:

''آپ ایک بڑی کشتی بنایئے اور پھر دیکھئے کہ ان بے دین لوگوں پر ہمارا عذاب کس

طرح نازل ہوتا ہے''۔

ص۷

حضرت نوح علیہ السلام نے تختے، کیلیں اور دوسرے ضروری سامان جمع کئے اور شہر سے دور ایک مقام پر کشتی بنانے میں مشغول ہوگئے۔

لیکن بے دین افراد ان کو تکلیفیں پہنچانے اور پریشان کرنے سے اب بھی باز نہیں آئے تھے۔

یہ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے گرد جمع ہو جاتے اور ان کا مذاق اڑاتے اور کہتے:

''ارے بھئی یہ کیا ہو گیا خدا کا پیغمبر بڑھئی کا کام کرنے لگا''۔

''اگر کوئی خدا ہے تو پھر ہم پر عذاب نازل کیوں نہیں کرتا؟''۔

''تم کو پیغمبری کے کام میں کامیابی نہیں ہوئی تو بڑھئی بن گئے!''۔

''واہ تمھارے خدا سے کچھ کرتے نہ بنا؟''۔

حضرت نوحؑ نہایت صبر و سکون کے ساتھ کافروں کی باتیں سنتے اور خدا نے جس کام کا حکم دیا تھا اسے انجام دینے میں مشغول رہتے۔

ص۸

یہاں تک کہ کشتی تیار ہو گئی اور حضرت نوح علیہ السلام خدا کے حکم کا انتظار کرنے لگے ساتھ ہی لوگوں کی ہدایت و رہنمائی بھی کرتے رہے۔

آپ جب کافر کے درمیان سے گذرتے ان کی توہین آمیز باتیں اور تہمتیں سنتے لیکن نہایت محبت و مہربانی سے ان سے کہتے:

''یہ خدا ہی ہے جس نے تم کو طرح طرح کی نعمتیں عطا کی ہیں، ان کمزور و ناتواں بتوں کی پرستش چھوڑ دو اور خدا پر ایمان لاؤ، خدا بہت مہربان اور بخشنے والا ہے اور اس کا عذاب بھی بہت سخت ہے''۔

لیکن وہ لوگ نادانی اور ہٹ دھرمی کے ساتھ کہتے:

''اگر تمھارے خدا میں طاقت ہے تو اس سے کہو ہم پر عذاب نازل کرے''۔

حضرت نوح علیہ السلام کہتے:

''اگر خدا کا عذاب نازل ہو گیا تو پھر تمھارے لئے نجات کی کوئی راہ باقی نہیں رہے گی''۔

لیکن وہ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کی باتوں پر دھیان نہیں دیتے اور یقین نہیں کرتے۔

یہاں تک کہ ایک دن صبح کو زور کی بارش شروع ہو گئی، معلوم ہوتا تھا کہ بارش نہیں ہے آسمان کے دروازے کھل گئے ہیں اور فوارہ کی مانند آسمان سے زمین پر گرنے لگا ہے، زمین سے بھی چشمے ابلنے لگے، دریاؤں کا پانی اوپر چڑھنے لگا، یہاں تک کہ تمام سطح زمین پانی میں چھپ گئی۔

خداوند عالم کی طرف سے حضرت نوح علیہ السلام پر وحی آئی:

ص ۱۰

''عذاب شروع ہو چکا ہے مومنوں کو کشتی پر سوار کرو اور ہر جانور کا ایک جوڑا بھی اپنے ساتھ کشتی میں لے آؤ، تمام کافر ڈوب جائیں گے''

حضرت نوح علیہ السلام نے خدا کے حکم پر عمل کیا اور کشتی پانی کی سطح پر اوپر اٹھنے لگی۔

ص ۱۱

کافروں کو ابھی تک عذاب نازل ہونے کا یقین نہیں ہوا تھا، تمام لوگ اِدھر اُدھر بھاگ رہے تھے اور پانی میں ڈوبنے سے بچنے کے لئے اونچی جگہوں پر پناہ لے رہے تھے لیکن پانی رفتہ رفتہ اوپر چڑھتا اور لگتا تھا کہ پہاڑوں کی چوٹیوں تک کو نگل جائے گا۔

ص ۱۲

نوح علیہ السلام کا بیٹا بھی کافروں میں شامل تھا اور پہاڑ کی چوٹی پر چڑھنے کی کوشش

کر رہا تھا، حضرت نوح علیہ السلام پریشان و مضطرب تھے، انھوں نے کشتی سے سر نکال کر اسے آواز دی:

ص ۱۳

بیٹا آؤ میرے ساتھ کشتی میں سوار ہو جاؤ اور کافروں کا ساتھ چھوڑ دو، نوح علیہ السلام کے بیٹے نے باپ کی طرف سے منھ موڑ کر پہاڑ پر چڑھتے ہوئے کہا:

میں پہاڑ پر پناہ لے لوں گا مگر تمھارے خدا پر ایمان نہیں لاؤں گا۔

نوح علیہ السلام نے اونچی آواز سے کہا:

ص ۱۴

''آج خدا کے سوا کسی کو کہیں پناہ نہیں ملے گی''

باپ بیٹے کے درمیان ایک اونچی لہر اٹھی اور نوح کا بیٹا پانی میں غرق ہو گیا

کشتی اسی طرح تلاطم خیز طوفان میں پانی پر آگے بڑھتی رہی اور تمام انسان، گھر پہاڑ اور ان کی بلند و بالا چوٹیاں، ایک ایک کر کے سب پانی میں ڈوبتے چلے گئے۔

ص ۱۵

اس وقت خدا نے آسمان کو حکم دیا کہ پانی برسانا بند کردے، زمین کو حکم دیا کہ سارے پانی کو اپنے اندر جذب کر لے، اس کے بعد خدا کے حکم سے کشتی ایک پہاڑ کی چوٹی

پر ٹھہر گئی۔

ص۱٦

حضرت نوح علیہ السلام پر وحی آئی:

''سلام ہو تم پر اور تمہارے ساتھیوں پر، سلامتی کے کشتی سے نیچے اتر آؤ اور خداوند عالم کی نعمتوں اور برکتوں سے لطف اٹھاؤ''۔